14 جون 2012ء

علاقائی مرکزی بینکار معاشی مسائل سے نمٹنے کے لیے نصابی نظریات سے آگے بڑھ کر عمل کریں: یاسین انور

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جناب یاسین انور نے خطے کے مرکزی بینکاروں پر زور دیا ہے کہ وہ اپنی معیشت کی نوعیت کو پورے طور پر سمجھیں اور موجودہ دور کے معاشی مسائل سے نمٹنے کے لیے نصابی نظریات سے آگے بڑھ کر سوچیں اور عمل کریں۔

آج نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (نباف) اسلام آباد میں 'سارک کے خطے میں مانیٹری پالیسی فریم ورکس' کے موضوع پر تین روزہ 'سارک فنانس ریجنل سیمینار' کا افتتاح کرتے ہوئے انہوں نے شرکا پر زور دیا کہ وہ معاشی پیش گوئیوں کے ماڈل تیار کرتے وقت بنیادی مفروضات کی صحت و درستی کا جائزہ لیں کیونکہ یہ امکان ہے کہ نئے معاشی حقائق کے پس منظر میں اہم تغیرات (variables) کے درمیان تعلق نہ رہا ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں معیشت کی نبض پر بھی ہاتھ رکھنا ہوگا اور اسے ایک زندہ اور ارتقا پذیر جاندار سمجھنا ہوگا۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ مانیٹری پالیسی کی سمت درست کرنے کے لیے معیشت کی جامع تفہیم ضروری ہے جس کے نتیجے میں قیمتوں کے استحکام اور اقتصادی نمو کے مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ علاقائی فورم پر خیالات اور تجربات کے تبادلے سے مرکزی بینکاروں کو اپنی معیشت کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے مرکزی بینکاروں پر زور دیا کہ باہمی اور مشترکہ کوششوں کے ذریعے مانیٹری پالیسی فریم ورکس کو بہتر بنانے کے طریقے ڈھونڈیں۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ مرکزی بینکوں کے مقرر کردہ اہداف کا حقیقی معیشت پر اثر پڑتا ہے اور ان اہداف کے قیمتوں کے استحکام کے حوالے سے مضمرات ہوتے ہیں۔ تاہم مرکزی بینکوں کی پالیسیاں اس وقت زیادہ موثر ہوتی ہیں جب وہ مالیاتی (fiscal) اثرات سے آزاد ہوں، مارکیٹ میں آزادی ہو اور وقت کے اعتبار سے ان پالیسیوں میں یکسانیت ہو۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر یہ عناصر موجود نہ ہوں تو مرکزی بینکوں کی پالیسیوں کی اثر انگیزی کم ہو جاتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج کی دنیا کی پیچیدگیوں نے مانیٹری پالیسی کے لیے مشکلات پیدا کی ہیں اور ہمیں بعض اوقات روایتی نسخوں کو چھوڑ کر مسائل کے نئے حل ڈھونڈنے چاہئیں۔

جناب یاسین انور نے مانیٹری پالیسی کے مختلف چینلز کے حوالے سے اپنے خیالات سے شرکا کو آگاہ کرتے ہوئے یہ انکشاف کیا کہ قیمتوں کی مسلسل تبدیلی اور بہت زیادہ مہنگائی کے ادوار میں پاکستان میں حقیقی شرح سود کا چینل انتہائی کمزور پایا گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے ریسرچ ڈپارٹمنٹ کی ایک حالیہ تحقیق کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ معیشت میں لگ بھگ ہر سہ ماہی پر قیمتیں تبدیل کی جاتی ہیں۔ اس کے ساتھ اس حقیقت کو مدنظر رکھیں کہ پاکستانی معیشت میں پچھلے چار سال سے دوہندسی (double-digit) مہنگائی رہی ہے، قیمتیں بہت تیزی سے مانیٹری پالیسی سے مطابقت اختیار کر لیتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملک میں مہنگائی کے مستقل ہونے کی بڑی وجہ مسلسل بلند گرانی کا دور ہے جس کی وجہ سے مہنگائی کی توقعات قائم رہتی ہیں۔

انہوں نے واضح کیا کہ قرض کاری (lending) کا چینل بہت مضبوط و مستحکم معلوم ہوتا ہے اور یہ وہ کلیدی چینل ہے جس کے ذریعے پاکستان میں مانیٹری پالیسی حقیقی معیشت کو منتقل ہوتی ہے۔ اسی طرح ملک میں زرمبادلہ کی مارکیٹ کی آزادکاری (liberalization) کے باعث ایکسچینج ریٹ چینل کا کردار بھی وقت کے ساتھ ساتھ اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسٹیٹ بینک ایکسچینج ریٹ میں تبدیلیوں کے اثر کو دیکھتے وقت زرمبادلہ کی مارکیٹ کا بغور جائزہ لیتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مانیٹری پالیسی توقعات (expectations channel) کے ذریعے بھی مہنگائی پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ ضروری نہیں کہ ان چینلز کی تفہیم سے لے کر مقاصد کے حصول کے لیے مناسب طریقے وضع کرنے تک کا سفر بہت آسان ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ اعتراف کرنا ہوگا کہ کچھ چیزوں پر قلیل مدت میں ہمارا قطعی کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ جناب یاسین انور کا کہنا تھا کہ اب پالیسی سازی مشکل کام بن گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہماری معیشت کی پیچیدگی اور انفرادیت سے یہ حقیقت مزید واضح ہوتی ہے کہ معیشت کو بنیادی طور پر سمجھنے کی ضرورت ہے اور راستے میں آنے والی مشکلات سے نمٹنے کے لیے ان کی نوعیت کے لحاظ سے نئے طریقے آزمانے ہوں گے۔

جناب یاسین انور نے مزید کہا کہ اب ہم اپنی معیشت کو پہلے سے بہتر طور پر سمجھنے لگے ہیں اور مانیٹری پالیسی کے حقیقی معیشت پر اثرات کو دریافت کرنے کی جانب سے کچھ پیش رفت ہوئی ہے۔

☆☆☆/